تبصرہ کتب

محمد رمضان یوسف سلفی

حضرت عمر فاروق اعظم ؓ

مصنف: محمد حسین ہیکل

اردو ترجمہ: حبیب اشعر

صفحات: 728

قیمت: 300روپے

ناشر: فکشن ہاؤس 18 مزنگ روڈ لاہور

فون: 7237430

خلیفہ دوم حضرت عمر فاروق ؓ وہ عظیم المرتبت ہستی تھے جنہوں نے اپنی غیر معمولی جرات و بہادری کے باوصف اسلام کی تبلیغ واشاعت کھلے بندوں کرنے کو کہا۔ علاوہ ازیں وہ اسلام کے سخت مخالف تھے لیکن جب اسلام اور ایمان کی دولت سے مشرف ہوئے، صدق دل سے اللہ اور اس کے رسول ﷺ پر ایمان لائے تو پھر اسلام کے ہی ہو کر رہ گئے۔ ان کے لیل و نہار اسلام کی دعوت پھیلانے اللہ کی وحدانیت کا پرچم بلند کرنے اور مشرکین مکہ کے معبودان باطلہ کی تکذیب میں صرف ہوئے۔ مشرکین مکہ جو اسلام کے دشمن تھے اور مسلمانوں پر ہاتھ ڈالنے میں سوچنے لگے۔ فاروق اعظم ؓ نبی ﷺ کے جانثار ساتھی تھے۔ انہوں نے اپنے فہم و تدبر، راست گوئی، جرات و شجاعت، بہادری و بیباکی، معاملہ فہمی، سیاسی بصیرت، فقیہانہ سوجھ بوجھ سے اسلام کی بے پناہ خدمت سرانجام دی، حضرت ابوبکر ؓ کے بعد خلیفہ مقرر ہوئے ان کے دور مسعود میں اسلامی حکومت کی حدیں مشرق میں چین، مغرب میں افریقہ، شمال میں بحیرہ خذدین اور جنوب میں سوڈان تک وسعت پذیر ہوگئیں تھیں۔ اس قدر وسیع و عریض اسلامی سلطنت کا حکمران حضرت عمرؓ نہایت سادہ اور عاجزانہ زندگی بسر کرتا تھا۔ ان کے عدل و انصاف اور ایمان کی مثال لانا محال ہے۔ ان کے عزم و ہمت کا یہ عالم تھا کہ جس کام کا ارادہ کر لیتے، فتح و نصرت ان کی قدم بوسی کرتی، قیصر و کسریٰ کی قدیم سلطنت ان کی فوجوں کے آگے دم توڑ گئی۔ کتنے ہی غیر مسلم حکمران ان کو جزیہ دینے پر مجبور ہوئے۔ بلاشبہ ان کا دور حکومت اسلام کا ایک زریں دور تھا جس میں اسلام کا پرچم چہار دانگ عالم میں لہرایا۔ پیش نظر کتاب میں حضرت عمر ؓ کے حالات اور ان کے زمانہ حکومت کے عظیم کارناموں کی تصویر کشی کی گئی ہے۔ اس کتاب کے چند خوبصورت عناوین یہ ہیں۔ عہد جاہلیت، قبول اسلام، بارگاہ نبوت میں، عہد صدیقی، عہد فاروقی کا آغاز، فتح مدائن، مسلمان عراق میں، حضرت عمر بیت المقدس میں، کسریٰ کے اقتدار کا خاتمہ، شہر مصر اور اس کے قلعوں کی فتح، حضرت عمر کی حکومت، عہد فاروقی کی اجتماعی زندگی، حضرت عمر کا اجتہاد، حضرت عمر کی شہادت، ان عنوانات پر مصنف نے سیر حاصل بحث کی ہے اور تحقیق کا حق ادا کر دیا ہے۔ کتاب بہت سی معلومات کا احاطہ کئے ہوئے ہے اور حضرت عمر کی اسلامی اور سیاسی زندگی کی پوری طرح عکاسی کرتی ہے۔ مترجم نے اسے عربی سے اردو میں منتقل کرتے وقت اردو زبان و ادب کی نزاکتوں کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے ترجمانی کا حق ادا کرنے میں کوئی دقیقہ فروگزاشت اٹھا نہیں رکھا۔ مصنف کی یہ ایک لائق تحسین کاوش ہے شائقین مطالعہ کیلئے ایک بیش بہا خزانہ ہے۔

بقیہ: زمین پر زندگی کا راز

حرکت اور نہ رکنے والا زلزلوں کا سلسلہ شروع ہو جاتا۔ پھر زمین پر ایک خیمہ بھی نہ گاڑا جا سکتا چہ جائیکہ بڑے بڑے شہر بنائے جا سکتے۔ اگر اللہ تعالیٰ زمین کے کرسٹ کی سطح کو نرم نہ بناتا اور یہ صرف سخت چٹانوں کی صورت میں ہوتی تو اس پر چلنا پھرنا اور نباتات کی پیدائش ناممکن ہو جاتی۔ اللہ تعالیٰ نے زمین کا crust سلیکان کے مرکبات سے اس طرح بنایا ہے کہ ہوا اور اس کے درمیان توازن قائم رہ سکے ورنہ اگر کرسٹ کاربن کا بنا ہوتا تو ایک طرف یہ آکسیجن کو کیمیائی عمل سے ختم کر دیتا دوسری طرف نائٹروجن کو بھی ختم کر دیتا۔

قرآن کریم انسان کو اسی لئے بار بار دعوت دیتا ہے کہ وہ دل کی آنکھ سے ان چیزوں کو دیکھے۔ کتنی واضح بات ہے کہ ادنی سے ادنی مخلوق مثلا سوئی یا ایک پنسل ایک کرسی یا ایک عمارت اس وقت تک نہیں بن سکتی جب تک انہیں کوئی نہ بنائے تو پھر زمین کی یہ ساری موافقتیں اور مناسبتیں خود بخود کیسے قائم ہو سکتیں؟ فی الواقع اس سارے نظم کے پیچھے ایک ناظم اس حکمت کے پیچھے ایک حکیم اور اس صنعت کے پیچھے ایک صانع موجود ہے جو لامحدود قدرت اور علم کا مالک ہے۔